اے دل تو اب جہان مین یہی اشتہار دے * جو طالب خدا ہے وہ اب قادیان چلے
جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

REJ L. № 726

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ ۸ر

حمید

صداقت کا جان نثار گورنمنٹ کا وفادار دہلی کا مشہور اخبار جو ہر جمعہ کو دار السلطنت انڈیا سے نکلتا ہے

رسالہ احمدی دہلی

پہلا رسالہ شروع جنوری ۱۹۱۱ء سے ۳۲ صفحہ پر
جسکا اہم مقصد اشاعت احمدیت ہے
ایڈیٹری علامہ حافظ قاسم علی احمدی ہیں اور مخالفین کا منہ توڑ جواب
سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اندرونی مخالفین حضرت اقدس مسیح موعود بانی
سلسلہ عالیہ احمدیہ کا صحیح اور پورا نقشہ بدلائل اظہار کرتا ہے
بڑا عمدہ مضمون کی صداقت کا بہت جاذب
سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت
قیمت سالانہ ۲ درخواست پرچہ طلب کریں
منیجر

تاریخ اسپین

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نبیرہ سر سید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوایا اصلی قیمت للعہ رہتر جم مرحوم کے وفات ہو جانے سے اس کی چند جلدیں ہم نے ادھی خرید لی ہیں۔ دوران اسکا ایک سیرہ چھپا رعایتی قیمت بے جلد مین اور مجلد نفیس مین بلا محصول ملیگی۔ جلد درخواستین بھیجیں ورنہ پھر ایسی کتاب اس قیمت پر نہ ملیگی دیگر مطبع ہائے و تاجران کتب نے اس کی قیمت للعہ رکھی ہے۔

حمائل لفظی مترجم

یہ ترجمہ شمس العلماء حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی کا ہے تقطیع پر صفحہ ایک صفحہ مین متن اور دوسرے مین بالمقابل ترجمہ حاشیہ پر فوائد تفسیر کے متعلق سلسلہ وار ہندسہ لگا کر اسی کے مطابق نشان لگا دیتے ہین۔ مجلد صرف دو روپے۔

منیجر اخبار الحق دہلی

مُحِبِّ فیضان کُتب موعودہ دفتر البحث ھلھا احسان
صنعت سلسلہ حضرت بابا صاحب ... ابھرامد

مصنفہ سلطان القلم در رد آریہ

براہین احمدیہ

اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت و افضل الانبیاء خاتم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفر و عالمون سائنس دانوں کو ساکت و عاجز کر دینے والے ہوں ملاحظہ کرنے چاہیں۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ مذہب زندہ رسول دیکھنے کے شایق ہوں۔ تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کریں جس کے جواب دینے کے لیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے قیمت ہے مجلد المعہ

سرمہ چشم آریہ

قانون قدرت کس کو کہتے ہیں۔ اس کی مفصل بحث سکت خصم قرآنی معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی و علمی رد۔ جواب دینے کے لیئے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت مجلد ۱۲/ غیر مجلد ۸/

چشمہ معرفت

آریوں کے تمام اعتراضوں کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلائل سے تصدیق۔ قیمت مجلد ۳ / غیر مجلد ۲/

کلام الامام

آریوں کے لیئے ایک ناصحانہ نظم قیمت ار

نسیم دعوت

آریہ عیسائی اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الٰہی کی فلاسفی فرشتوں کا عرش کو اٹھائے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت ۳/

شہادت آسمانی

بجواب کلمہ فضل رحمانی۔ قاضی فضل احمد کورٹ انسپکٹر پولیس لودہانہ قابل دید مصنفہ بابو محمد اسمعیل صاحب دہلوی ۵/

مصنفہ شیر اسلام

در رد مخالفین سلسلہ احمدیہ

مماثلت بہ یہود

بموجب پیشگوئی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم مکفرین و مکذبین مثیل مسیح علیہ السلام کا مثیل یہود و نصاریٰ ہونے کا لاجواب ثبوت - ۲/

علمائے خلف

موجودہ زمانہ کے علمائے سو کا اصلی فوٹو معہ تمام انجمنوں و مدارس کے ابتر حالات کے جو انہیں کی تحریروں سے کھینچا گیا ہے اور امرتسری مکذب کے دس سلسلہ جھوٹ جن کا جواب نہ ہوا نہ ہوسکے +

قیمت ۸/

ثنائی ہرزہ درائی

امرتسری مکذب کی الف سے ے تک ردیف وار ان گالیوں کی فہرست جو مکذب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خدام ذوالاحترام و عام احمدیوں کو دی ہیں۔ جنکی تعداد ۲۰۵ معہ حوالہ اخبار و رسالہ جات ثنائی صفحہ و سطر تاریخوار قیمت صرف ۲/

ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار

ثناء اللہ امرتسری کا ہمیشہ اور ہر بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیساتھ مباہلہ کرنے سے انکار و فرار کرنے کا باقرار ثنائی لاجواب ثبوت جسکا نام بھی ثناء اللہ نے زبان سے نہیں لیا۔ جواب تو درکنار۔ قیمت ۲/

چودہویں صدی کا یہودی

امرتسری مکذب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں مثیل آریہ عیسائی یہودی ہونیکا تحریری اقرار اور حضرت ممدوح کی صداقت کا سلسلہ خصم ثبوت انعامی پچاس روپیہ قیمت ۲/

فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری فیصلہ والے اشتہار کا بیان کہ مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر کو کے جملہ مکائد کی پوری پردہ دری کر کے خاتم الخلفاء جری اللہ فی حلل الانبیاء کے حق میں فیصلہ الٰہی کا مسلمہ خصم سکت و مکمل جواب قیمت ۳/

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی

جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اور مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری کی حیات کو مکذب کے مسلمات پر حضرت مرزا صاحب ع کے لیئے صداقت کی دلیل ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲/

مصنفہ رد آریہ

شدہی کی اشدہی

آریوں کی زبردست اور قابل فخر شدہیوں کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کرکے ثابت کر دیا ہے کہ کوئی شدہی دیانتداری سے آریہ مت کو سچا سمجھکر نہیں ہوئی۔ آریوں کی کتابوں ہی سے آریوں پر ایسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اس کا جواب نہیں ہوا انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت ۲/

ذوالفقار علی بر گردن یونجتی

غلام حیدر رمزیہ آریہ کے رسالے بقرہ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۵۰۰ روپیہ

ضمیمہ | مطبوعہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء یوم جمعۃ المبارک | نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار الحق دہلی

اظہار الدین علی المخالفین

نمبر (۲)

گذشتہ نمبر میں ہم نے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مطبوعہ خط و اشتہار کا اقتباس نقل کرکے یہہ دکہایا تہا ۔ کہ حضور علیہ السلام تائید اسلام میں کس کس طریق پر مخالفین کو ملزم کرنیکے لئے کوشش فرماتے رہے ہیں آج ہم ایک دوسرا واقعہ نقل کرکے ناظرین کو اظہار الدین کا نمونہ دکہلاتے ہیں ۔

بٹالہ میں فتح مسیح عیسائی جو ایک سخت بدزبان او متعصب مشنری تہا ۔ ایک دفعہ لاف زن ہوا کہ مجہے بہی الہام ہوتا ہے اور میں بہی قبل از وقوع الہامی پیشینگوئیان مرزا صاحب علیہ السلام کے بالمقابل کر سکتا ہون چنانچہ اوس کے اس دعوے کو پرکہنے کے لئے ۱۲ مئی ۱۸۸۸ء کو ایک جلسہ بٹالہ مین قرار دیا گیا جس مین بٹالہ کے بہت سے معززین مسلمان و ہندو شامل ہوئے فتح مسیح بہی معہ چند دیگر عیسائیون کے جلسہ مین آیا اور بجائے اپنے دعوے کا ثبوت دینے کے کہ کوئی پیشینگوئی الہامی پیش کرتا فضول و غیر متعلق باتین بکنے لگا جب اہل جلسہ مین سے ایک معزز ہندو نے اسے کہا کہ یہہ جلسہ تمہارے اقرار کے بموجب صرف الہامی پیشینگوئی کے سننے کیلئے قرار پایا ہے نہ کہ فضول باتون کے واسطے پس وہ پیشینگوئی جو الہامی ہو تم پیش کرو تو اس پر فتح مسیح نے کہا کہ ۔ فریق ثانی یعنے مرزا صاحب کے دعوے الہام کو چونکہ مین جہوٹا دعوے سمجہتا ہون ۔ اس لئے مین نے بالمقابل یون ہی الہام سے پیشینگوئی کر دینیکا دعوے کر دیا تہا ۔ ورنہ مجہے کوئی دعوے الہام پانیکا نہین ہے ۔ وہ سچی یہہ دروغ بیانی سنکر سب لوگ حیران ہوگئے ۔ درجلسہ [illegible] کی کیفیت بذریعہ اشتہار مورخہ [illegible] ۱۸۸۸ء

مطبوعہ شمس الہند پریس گورداسپور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع کرتے ہوئے ایک دعوت تمام عیسائیون کو اور خصوصاً پادری وائٹ برینجت صاحب مسیحی کو حسب ذیل الفاظ مین دی ۔

"کہ اگر کوئی معزز یورپین عیسائی صاحب ملہم ہونیکا دعوے کرتے ہون تو انہیں بصد رغبت ہماری طرف سے اجازت ہے کہ بمقام بٹالہ کوئی جلسہ مقرر کرکے ہمارے مقابل پر اپنی الہامی پیشینگوئیان پیش کرین اور نیز اس اشتہار مین پادری وائٹ برینجت صاحب کہ جو اس علاقہ کے ایک معزز یورپین پادری ہین ہمارے بالتخصیص مخاطب ہین اور ہم پادری صاحب کو یہہ بہی اجازت دیتے ہین کہ اگر وہ صاف طور پر جلسہ عام مین اقرار کر دین کہ یہہ الہامی طاقت عیسائی گروہ سے مسلوب ہے تو ہم اُن سے کوئی پیشینگوئی بالمقابل طلب نہین کرینگے بلکہ حسب درخواست ان کے ایک جلسہ مقرر کرکے فقط اپنی طرف سے ایسی الہامی پیشینگوئیان پیش از وقوع پیش کرینگے جن کی نسبت اون کو کسی طور کا شک و شبہ کرنیکی گنجائش نہین ہوگی اور اگر ہماری طرف سے اس جلسہ مین کوئی ایسی قطعی و یقینی پیشینگوئی پیش نہ ہوئی جو عام ہندوؤن اور مسلمانون اور عیسائیون کی نظر مین انسانی طاقتون سے بالاتر متصور ہو تو ہم اوسی جلسہ مین دو سو روپیہ نقد پادری صاحب موصوف کو بطور ہرجانہ یا تاوان تکلیف دہی کے دیدین گے چاہین تو وہ دو سو روپیہ کسی معزز ہندو صاحب کے پاس پہلے ہی جمع کرا کر اپنی تسلی کر لین لیکن اگر پادری صاحب نے خود تسلیم کر لیا کہ حقیقت مین یہہ پیشینگوئی انسانی طاقتون سے بالاتر ہے تو پہر اون پر واجب و لازم ہوگا کہ اخبار نور افشان مین جو اون کی مذہبی اخبار ہے اوس پیشینگوئی کو درج کرا کر ساتہہ اوس کے اپنا اقرار بہی چہپوا دین کہ مین نے اس پیشینگوئی کو من کل الوجوہ

انسانی طاقتوں سے بالاتر قبول کرلیا ہے اور اگر اس پیشینگوئی کا مضمون صحیح اور سچ نکلا تو میں بلا توقف مسلمان ہوجاؤنگا کیونکہ جو پیشینگوئی محبوبیت کے چشمے سے نکلی ہو وہ اوس دین کی سچائی کو ثابت کرنے والی ہے جس دین کی پیروی سے یہہ مرتبہ محبوبیت کا ملتا ہے اور محبوبیت کو نجات یافتہ ہونا ایک امر لازمی ہے اور اگر پیشینگوئی کا مضمون صحیح نہ نکلا تو وہ دو سو روپیہ جو جمع کردیا گیا ہے پادری صاحب کو دیا جائیگا۔ اور یہہ بھی واضح رہے کہ اگر پادری صاحب بعد وصول اس اشتہار کے پابندی ان شرائط کی اپنے نفس پر قبول کریں تو یہہ کچھہ ضرور نہیں کہ وہ ہمارے مکان پر ہی آویں بلکہ ہم خود اونکے مکان پر جا سکتے ہیں۔" ملخصاً

بلفظہ اشتہار ۲ مئی ۱۸۸۸ء

اس دعوت کو قبول کرکے مناسب تھا کہ یسوع کے بندوں میں سے کوئی عبد المسیح مقابلہ میں نکلکر عبد الرحمن کے دعوے کو پرکھتا اور مردانہ وار احمد کے غلام علیہ السلام کے سامنے آتا۔ مگر افسوس کہ مردہ پرست قوم میں سے نہ کسی عام کو جرأت ہوئی کہ انجیلی ایمان کا نمونہ دکھاتا نہ خاص وائٹ بریخت صاحب کو حوصلہ ہوا کہ قرآنی ایمان کو آزماتا۔ پادری صاحب موصوف نے تو اس دعوت سے روگردانی کرکے شملہ کا راستہ لیا۔ مگر اوسی دروغگو فتح مسیح نے اخبار نور افشان مورخہ ۷ر جون ۱۸۸۸ء میں چھپوا دیا کہ "ہم اس طور پر تحقیق الہامات کے لئے جلسہ کرسکتے ہیں کہ ایک جلسہ منعقد ہوکر چار سوال بند کاغذ میں حاضرین جلسہ میں سے کسی کے ہاتھہ میں دیئے جاویں وہ ہمیں بالہام بتلائے جائیں"۔ اس کا جواب لاجواب حجت تمام کرنیکی غرض سے بذریعہ اعلان مورخہ ۹ جون ۱۸۸۸ء مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حسب ذیل دیا کہ

"کہ ہم اپنے اشتہار مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۸۸ء میں لکھہ چکے ہیں کہ فتح مسیح جسکی طبیعت میں دروغ ہی دروغ ہے ہرگز مخاطب ہونے کے لائق نہیں۔ ہاں اگر پادری وائٹ بریخت صاحب ایسی درخواست کریں جو نور افشان ۷ر جون ۱۸۸۸ء میں درج ہے تو ہمیں بسر و چشم منظور ہے۔ ہمارے ساتھہ وہ خدا ہے قادر علیم ہے جس سے عیسائی لوگ ناواقف ہیں وہ پوشیدہ بھیدوں کو جانتا ہے اور اونکی مدد کرتا ہے جو اوسکے خالص بندے ہیں لیکن لہو و لعب کے طور پر

اپنا نام لینا پسند نہیں کرتا۔ پس اگر پادری وائٹ بریخت صاحب ایک عام جلسہ بٹالہ میں منعقد کرکے اوس جلسہ میں حلفاً اقرار کریں کہ اگر مضمون بند لفافہ کا جو میری طرف سے پیش ہو دس ہفتہ تک مجکو بتلایا جاوے تو میں بلا توقف دین مسیحی سے بیزار ہوکر مسلمان ہو جاؤنگا اور اگر ایسا نہ کروں تو ہزار روپیہ جو پہلے سے کسی ثالث منظور کردہ کے پاس جمع کرا دونگا بطور تاوان انجمن حمایت اسلام لاہور میں داخل کیا جاویگا۔ اس تحریری اقرار کے پیش ہونے کے اور نیز نور افشان میں چھپنے کے بعد اگر دس ہفتہ تک ہم نے لفافہ بند کا مضمون بتلادیا تو ایفا شرط کا پادری صاحب پر لازم ہوگا ورنہ اونکے روپیہ کی ضبطی ہوگی۔ اور اگر ہم بتلا نہ سکے تو ہم دعوے الہام سے دست بردار ہوجائینگے اور نیز جو سزا زیادہ سے زیادہ ہمارے لئے تجویز ہو وہ بخوشی خاطر اوٹھا لینگے۔" بلفظہ ملخصاً

اے اہل عقل و خرد لوگو! ذرا غور کرو اور سوچو کہ کیا یہہ دعوے اور یہ تحدی ایک ناپاک روح کرسکتی ہے؟ کیا وہ شخص جو بخیال علماء ضال دشمن دین و ایمان ہو اور جسکو خدا پر بھی یقین نہ ہو ایسے مقابلہ کو جسکی طاقت بجز فضل الٰہی کسی انسان کو نہیں مل سکتی میدان میں نکل سکتا ہے؟ خدا کے لئے اس میں انصاف سے کام لو جسکو دجال اور ضال کہا جاتا ہے۔ جسکو قوم کی طرف سے کافر و اکفر کے ٹائٹل عطا ہو رہے ہیں وہ اپنے دجل اور ضلالت اور کفر کا اس طرح ثبوت دیتا ہے جسکی نظیر ان مکفرین کے پاس تو کیا بعد خیر القرون کے کہیں نہیں ملتی۔ وہ ایک ایسی بات کو منظور کرتا ہے جسکا پورا کرنا بغیر خاص تعلق خدا کیساتھہ ہونیکے کسی انسان سے ممکن نہیں۔ ایک عیسائی کہتا ہے کہ ہم ایک بند لفافہ میں کچھہ سوالات لکھکر رکھتے ہیں مرزا صاحب جو کہ مامور خدا اور ملہم من اللہ ہونیکا دعوے کرتے ہیں وہ اپنے خدا سے پوچھکر ہمیں اون سوالات ملفوفہ کو بغیر دیکھے ہوئے بتادیں تو ہم آپ کو ملہم اور صادق مان لینگے۔ مرزا صاحب جو بقول امرتسری منکر و دیگر علماء دنیا خدا پر ایمان بھی نہیں رکھتے نہایت فراخ حوصلگی سے اس دعوت کو منظور فرماتے ہیں صرف ایک شرط پر کہ وہ بجائے مرزا صاحب کو ملہم تسلیم کرلینے کے اسلام کو سچا دین مانکر مسلمان ہوجاوے۔ کیونکہ یہہ سب مقابلہ بطور لہو و لعب کے نہیں بلکہ صداقت اسلام کے لئے ہے۔ اور بصورت نہ بتلانے سوالات

متوقع نہ کہ صرف اپنے دعوے سے دست برداری بلکہ ایک تاوان کی زرباری اپنے ذمہ قرار دیتے ہین۔ مگر کیا کوئی ہے جو یہہ ثابت کر دے کہ مدعو شدگان عیسائیون مین سے کسی نے مسلمان ہونیکی شرط کو قبول کر کے آگے قدم بڑہایا ہو اگر نہین بڑہایا تو سمجھو کہ اتمام حجت کس چیز کا نام ہے اور وہ کس طرح اور کس نے کسی غیر مسلم پر کر دکھائی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

ایڈیٹر ہندوستان کو خلل دماغ

۱۹ر جولائی کے "ہندوستان" مین کسی آگیا رام ہندو کا ایڈیٹر ہندوستان کے نام خط شایع ہوا ہے جس مین ایڈیٹر پر سچا اعتراض کیا گیا ہے کہ "یہہ کونسی خوبی ہے کہ آپ اپنے اخبار کے ذریعہ سے لوگون کو مانس (گوشت) کہانیکی ترغیب دیتے ہین آپ جھٹکہ کی تائید کرتے ہین جو ہرگز ہرگز ہندو دہرم کے رو سے جائز نہین"۔ اس معقول اعتراض اور لاجواب سوال کا جواب ایڈیٹر ہندوستان صاحب کے فلسفیانہ دماغ نے جس خوبی کے ساتھہ دیا ہے۔ وہ ان کا ہی حصہ ہے لالہ دینا ناتھہ صاحب فرماتے ہین کہ

"جو ہندو بہائی مانس نہین کہاتے ہین کو مانس کا پرہیز مبارک ہو۔ "ہندوستان" ہندوؤن کو گوشت خوری کی صلاح نہین دیتا بلکہ صرف یہہ چاہتا ہے کہ وہ مانس (گوشت) کہانے کے معاملہ مین مسلمانون کا دباؤ نہ مانین اور جھٹکے کے طریق کو مسلمانی طریق ذبح پر ترجیح دین۔ سوال یہہ نہین کہ مانس کہانا اچھا ہے یا بُرا۔ سوال یہ ہے کہ جو ہندو مانس کہاتے ہین۔ وہ حلال پر جھٹکے کو ترجیح کیون نہ دین؟"

ماشاءاللہ کیسا عالمانہ اور فلسفیانہ جواب ہے۔ کیا کوئی سلیم العقل اس شخص کو صحیح دماغ کا نتیجہ کہہ سکتا ہے؟ یہ جواب تو بعینہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص زنا و شرابخوری کو مذہبی اور سوسائٹی کا جرم سمجھکر ہی کسی زانی یا شرابخور کی یہہ کہکر امداد کرے کہ "جو بہائی زنا نہین کرتا ہے شراب نہین پیتا اسکو زنا اور شراب کا پرہیز مبارک ہو۔ لیکن جو بہائی زنا کرتے ہین۔ شراب پیتے ہین انکو چاہیے کہ اپنے لئے خاص طور پر زانیہ عورتون نیز شراب خانونکا انتظام کرین۔ اور موجودہ زنان بازاری اور آبکاری پر اپنے چکلون اور آبکاریون کو ترجیح دین اب جو شخص اس رائے کو سنیگا وہ سب سے پہلے رائے دہندہ کے کیرکٹر کو بھی ایسا ہی خیال کریگا جیسا کہ اوسکی یہہ رائے جو ایک سخت پاپ اور جرم کی تائید اور اعانت کے متعلق شایع

کو خیال کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ پس ایڈیٹر ہندوستان کا جواب بالکل اسی مثال کے مشابہ ہے۔ کیونکہ آریہ مت یا دیانندی پنتھہ یا ہندو دہرم مین آجکل بڑے زور شور سے گوشت خوری کو ایک پاپ ایک جرم ایک سخت گناہ بتایا جاکر از روئے مذہب اوسکی ممانعت ظاہر کیجاتی ہے۔ لہذا جو شخص ایک مذہبی گناہ کے مرتکب کی تائید کرتا ہے اور اسکو شہہ دیتا ہے لاریب وہ شخص خود بہی اسی جرم کا مرتکب ہے۔ یا وہ اسکو مذہبی جرم نہین سمجہتا تب ہی تو ایسے مجرمون کے لئے اعانت جرم مین شریک ہوکر مدد دیتا ہے کہ ہان ایسے مجرم اس جرم سے باز نہ آوین بلکہ اس پاپ کو علانیہ کرین اور اسکو ترقی دین۔ ایڈیٹر ہندوستان کو یاد رہے کہ اسلام مین زنا اور شرابخوری دونون سخت گناہ ہین۔ کوئی مسلمان خواہ کسی فرقہ کا ہو ہرگز ہرگز یہہ جرارت نہ کریگا کہ کسی بدعمل فاسق و فاجر شرابی زانی بنام نہاد مسلمان کو یہہ رائے دے یا اُس کی اس طرح پیٹھہ ٹھوکے کہ وہ ہندوؤن کی آبکاری یا ہندو بازاری عورتون سے یہہ جرم نہ کرے بلکہ وہ مسلمان شراب فروش اور فاسقہ مسلمان عورتون سے حاجت برآری کیا کرے۔ ایسا کہنے والا بھی فاسق اور فاجر اور بدکردار اور جہنمی ہے۔ کیونکہ نہ شراب پینا مسلمان کا کام ہے نہ شراب بیچنا مسلمان کا کام ہے۔ ایسا ہی نہ زنا کرنا مسلمان کا کام نہ زانیہ بننا مسلمہ کا کام۔ اس لئے مقدس کتاب الہی قرآن مجید نے صاف طور پر فرمادیا ہے کہ

"تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان"

یعنے اے مسلمانون نیکی کے کامون مین تو تم ایک دوسرے کو امداد دیا کرو لیکن بدی اور گناہ کے کامون مین ہرگز ہرگز اعانت نہ کرنا اور نہ ہان مین ہان ملانا"

کاش کہ ایڈیٹر ہندوستان کا مذہب بھی ایسی تعلیم دینے والا ہوتا تو شاید آج دینا ناتھہ صاحب ایسی ناپاک رائے جسکو زبانی طور پر پاپ پاپ کہتے ہوئے اونکی زبانین خشک ہوئی جاتی ہین۔ کبھی ظاہر نہ کرتے۔ اسلام مین گوشت خوری جائز ہے۔ مگر آجکل ہندوؤن مین اسکو سخت پاپ کہا جاتا ہے سو ایسا کہنے والون کے نزدیک گوشت خور کی وہی حیثیت ہے جو ایک مسلمان کے نزدیک شرابی یا زانی کی۔ پس جو ہندو کہلا کر اس کی حمایت کرے یا وہ ہندوؤن کا درپردہ دشمن ہے۔ جو گوشت خوری کو فی نفسہ مذہبی گناہ نہین سمجہتا یا محض تعصب سے اندہا ہوکر پرائی بدشگونی مین اپنی ناک کٹواتا ہے سہ اگر در خانہ کس است حرفے بس است

منقولات

جھٹکہ پر آریہ اخبار کا سچا اظہار

"جو شخص مانس کھانا ہی پاپ سمجھتے ہیں - انھین کیا ضرورت ہے کہ جھٹکہ یا حلال کی حمایت کرین لائق توت کا طفل نادان ایڈیٹر مانس نہ کھانیوالون سے بھی جھٹکہ کی تائید چاہتا ہے - مگر تائید پر کاش سے کے ایڈیٹر رلولا کشن سے تو ہو سکتی ہے جس نے دوستون کی خاطر دہرم اور راستی کو تلانجلی (یعنے خیرباد) دے رکھی ہے - نہ جھنگ سیال سے نہین ہو سکتی"

(جھنگ سیال)

ہندوؤن کے مقدس تیرتھون مین بیحیائی

جھنگ سیال لاہور نے ۸ اماہ رواں کے پرچہ مین ایک مضمون زیر عنوان "تیرتھون مین وام مارگ" کاشی جیسے ہندوؤں کے مقدس تیرتھ کے متعلق درج کیا ہے جسکو ہم بغیر کسی ریمارک کے ناظرین الحق کے لئے ذیل مین نقل کر دیتے ہین ؎

قیاس کن زگلستان من بہار مرا - دیوہرا

"کاشی ہندوؤن کا مقدس تیرتھ ہے آج تک ہندوؤن مین کاشی جا کر مرنے مین مکتی خیال کیجاتی ہے - مگر افسوس آج کل کاشی مین کس قسم کے اتر تہہ ہو رہے ہین - اور وہ بھی دہرم کے نام پر - ان کے خیال کرنے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے - کاشی سے نکلنے والے "ترشول" نام کے بنگالی اخبار مین ایک مضمون نکلا ہے جس مین بتایا گیا ہے کہ ہندوؤن کے دہرم تیرتھ کاشی مین نوجوان عورتون کا ایک نئی قسم کا جوا کھیلا جانے لگا ہے - اس دہرم تیرتھ مین ہر رات کو مختلف مقامات پر دہرم کے نام سے یہہ نوجوان عورتون کی لاٹری پڑا کرتی ہے - اس کا نام "چکر سادھن" ہے - چکر سادھن مین اجنبی آدمی پرویش نہین کر سکتا - اس چکر سادھن مین صرف وہی شخص شامل ہو سکتا ہے جو پہلے کسی منڈلی کے گرو سے منتر گرہن کر کے یوگ کے ذریعہ سادھن مارگ سے واقفیت حاصل کرے اور شرم و حیا کو تلانجلی دیدیوے - صاف لفظون مین وہ اشخاص شامل ہو سکتے ہین - جو بدکار اور بے حیا ہون - جن کو دہرم اور کرم کو کرم مین کچھ بھی فرق معلوم نہ دیتا ہو جو انسانی صورت رکھتے ہوئے حیوانون جیسے ہو گئے ہون ترشول کے ایڈیٹر صاحب کو کسی ایسے ہی پاپی کے ذریعہ جو اس چکر مین چکر لگا آیا ہے یہ حالات معلوم ہوئے ہین اس نے بتایا ہے کہ

"ایک مٹی کا گھڑا بیچ مین رکھکر تمام چیلے چیلیان اس کے گرد بیٹھ جاتے ہین - پہلے گورو جی مہاراج سب کے ہاتھ مین تھوڑی سی شراب ڈالتے ہین اس سے آچمن اور ترپن کر چکنے پر سب کے ہاتھ مین چاول یا بھونجا یا کدو کی کے دو دو چار چار دانے دئیے جاتے ہین - اگر چکر دولتمند کا ہو - تو گوشت مچھلی اور انڈے بھی آجاتے ہین - ایک ہی برتن مین تمام چیزین رکھی جاتی ہین - اور اسی مین سے سب لوگ حسب خواہش کھاتے ہین اس طرح سادھن کا یہ پہلا حصہ ختم ہو جاتا ہے"

"اسکے بعد جس قدر نوجوان عورتین وہان موجود ہون - گورو جی مہاراج ان کو اپنی چولیان اتار کر اس گھڑے مین رکھنے کا حکم دیتے ہین - جب تمام چولیان رکھی جا چکین - تو گورو جی خود گھڑے مین ہاتھ ڈال کر ان کو ہلا کر اوپر نیچے کر دیتے ہین اور پھر اپنے چیلون کو حکم ہوتا ہے - کہ باری باری سے ہاتھ ڈالکر ایک ایک چولی نکالتے جاوین جس عورت کی چولی جس مرد کے ہاتھ آویگی - وہ اوسی عورت کو سادھن سنگی بنا دیگا - اور اسی کے ساتھ جا کر بیٹھ جاویگا - اس موقعہ پر اگر گورو جی کا رعب پورا نہ ہو تو کبھی کبھی آپس مین گالی گلوج اور مار پیٹ تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے - ایک دن ایک شخص نے دوسرے کو کتے کا بچہ کہا - اس پر دوسرا شخص بہو سنکنے لگا - گورو جی نے اسکو شوان پتر کا خطاب دیا - اور دونون چیلون کو اس کی طرف اشارہ کر دیا - انہون نے اس کو کاٹنا شروع کیا - اس پر سب چیلے کتون کی طرح ایک دوسرے کو کاٹنے لگے - گورو جی سے بھی نہ رہا گیا انہون نے بھی دخل دیا - اس پر چند ایک نے گورو جی کو گرا کر کاٹنا شروع کر دیا - اس اندھا دھند مین چراغ گل ہو گیا - پھر تو وہ اندھیر نگری مچی کہ توبہ ہی بھلی - اسکے بعد جو کچھ وہان ہوتا ہے - اس کا بیان کرتے بھی شرم آتی ہے"

"کاشی دہرم تیرتھ مین روز ہی کسی نہ کسی مقام پر ایسے عجیب دہرم ناٹک کا کھیل ہوتا ہے - جسے کاشی نواسی خوب جانتے ہین - مگر کوئی ہندو بات سے وہ اس پر توجہ نہین کرتے - ایسے دھرم چکر مین صرف نوجوان بدھوائین ہی شامل نہین ہوتین - بلکہ کنواری لڑکیان اور بیاہتا عورتین بھی شامل ہوتی ہین - اور حد سے گری ہوئی بات یہہ ہے - کہ کہین کہین سگے بھائی اور بہن بھی ایک چکر مین شامل ہوتے ہین - اور اگر اتفاق سے کسی دن بہن کی چولی بھائی کے ہاتھ آوے - تو گورو جی کی آگیا سے ان دونون کو بھی بخیال خود یوگ ابھیاس وغیرہ کرنا پڑتا ہے"

"اور پھر شرم کا مقام یہہ ہے - کہ یہہ سب دہرم کے نام پر کیا جاتا ہے اور ہندو دہرم کے سدھارک کچھ خیال نہین کرتے" (جھنگ سیال)

ایمان فروشی کی تازہ مثال

ہندوستان کے انگریزی اور اردو اخبارات میں یہہ خبر بڑے زور سے مشہور کی جا رہی ہے - کہ لاہور میں ایک معزز ہندو نے ایک بھنگن کے عشق میں [illegible] اور [illegible] مسلمان ہو گئے - اس پر غیر مسلم اخبارات نے بڑا واویلا مچایا - اور اس کو ایمان فروشی کہا گیا - مگر ہم اس کو ایمان فروشی نہیں سمجھتے - کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر اس ہندو بھائی پر ایمان فروشی کا الزام لگایا جائیگا - تو اس سے ہندوؤں ہی کی بدنامی ہوگی اور [illegible] ہیں گے کہ ایک ہندو نے بھنگن کی خاطر اپنا ایمان فروخت کر دیا مگر یہ لطف کی بات ہے کہ اس ہندو نے ہندو دھرم کو تو عورت کی خاطر فروخت کر دیا جیسا کہ ہمعصر اخبارات لکھ رہے ہیں - لیکن مسلمان ہو کر اب وہ ایک ایسا دیندار بن جائیگا کہ ہندوؤں کی طرف سے خواہ اس کو کوئی لالچ ہی دیا جاوے - مگر وہ اسلام کو نہیں چھوڑے گا۔

اگر ہمارے بیان کی کسی ہندو دیانتداری سے تصدیق کرنی ہو - تو وہ ایسا کر کے دیکھ سکتا ہے - وہ اس قسم کے کسی لالچ پر اسلام کو چھوڑ کر ہندو نہیں بنیگا - وہ دیانتدار اخبارات جو ہم پر ایمان فروشی کا الزام لگا رہے ہیں وہ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ جب انکا اپنا بھائی مسلمان ہونے کے بعد عورت کی خاطر ایمان فروش نہیں بن سکتا اور عورت کی خاطر اسلام کو نہیں چھوڑ سکتا - تو ان کا ہم پر یہ الزام لگانا کہ ہم کسی اسی قسم کے لالچ میں آریہ سماج میں آ رہے تھے - کس قدر جھوٹ ہے - ہم نے تو جہاں تک آریوں کا مطالعہ کیا ہے - ہمیں تو ان میں اس قسم کا لالچ نظر نہیں آتا - ہاں ہمارے دیانتدار بھائی جو کہ آریہ نہیں ہیں - اور جو ہم پر اس قسم کا الزام لگا رہے ہیں لوگوں کو دیانت سکھاتے وقت اس قسم کے لالچ دیتے ہوں تو ہمیں اس کا علم نہیں ہے"

(دانہ)

مسافر آگرہ کی چالاکی

مندرجہ ذیل نوٹ بغرض اطلاع عدم [illegible] و طلب جواب از پنڈت [illegible] صاحب

مسافر آگرہ اخبار قیصر ہند فیض آباد کی ۱۱ رجولائی کی اشاعت میں [illegible] ہے جس کو ہم بلفظہ [illegible] نقل کرتے ہیں [illegible]

"اخبار مسافر نے [illegible] کی اشاعت میں فیض آباد کے مسلمانوں و آریوں میں مناظرے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آریہ [illegible] مسلمانوں سے

مناظرہ کے بابت خط و کتابت جاری ہے اور اکثر مراحل طے بھی ہو گئے ہیں وہ یہی لکھتا ہے کہ مسلمانان فیض آباد نے اپنی فراخ حوصلگی سے [illegible] اور [illegible] کتابیں [illegible] مناظرہ کرنی منظور کر لی ہیں"

ہمنے یہاں کے علما اور سربرآوردہ مسلمانوں سے اس خبر کے متعلق استفسار کیا کہ آیا اس قسم کی خط و کتابت ہوئی ہے یا نہیں اور نیز وہ اس مناظرہ کے [illegible] ذمہ دار ہیں ہمیں یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ وہ اس خط و کتابت سے محض ناواقف ہیں

مسافر یا اس کے نامہ نگار کو بتانا چاہئے کہ ایسی خط و کتابت کرنے والے کون لوگ ہیں جنہیں وہ "مسلمانان فیض آباد" کے لقب سے یاد کرتا ہے؟ جو لوگ اس قسم کی خط و کتابت کر رہے ہیں - اور جنھوں نے شرائط مناظرہ تک طے کر لی ہیں وہ مناظرہ کی آخری منزل تک آ گئے یا انھیں عام مسلمانوں نے اپنی جانب سے اس قسم کا اختیار دیا ہے؟ اسکے کوئی معنی نہیں ہیں کہ اخباروں تک ان باتوں کی اطلاع ہو جاوے - اور لوکل سربرآوردہ اصحاب و عام مسلمانوں کو اسکی کوئی اطلاع نہ ہو۔ مسافر کو کوئی حق نہ تھا کہ جب تک وہ اس معاملہ کی کافی تحقیقات نہ کر لے ایسی خبر کو اخبار میں شایع کرنے کی جرأت کرے - خیال کیا جا سکتا ہے کہ جس طرح اپنے گھر میں بیٹھکر ان امور کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اسی طرح مناظرہ کے نتیجہ کا بھی خود ہی فیصلہ کر لیا جائیگا - پچھلے دنوں قصابان فیض آباد نے باہمی چندہ کر کے "صداقت الاسلام" کے نام سے ایک جلسہ کیا تھا جس میں باہر کے چند علما مدعو کئے گئے تھے جس کا ذکر "قیصر ہند" کی کسی گزشتہ اشاعت میں کیا جا چکا ہے - ممکن ہے کہ اس نے اس قسم کی خط و کتابت کی ہو - اگر ایسا ہے تو اس خط و کتابت کے ذمہ دار عام مسلمان نہیں ہو سکتے - اور اس قسم کی کارروائیاں جو عام مسلمانوں کی جذبات سے تعلق رکھتی ہوں ان کی ذمہ دار صرف "انجمن اسلامیہ" ہو سکتی ہے - اور اس قسم کی کارروائی انجمن اسلامیہ کے مشورہ کے بغیر کی جانے اس کے ذمہ دار عام مسلمان نہیں ہو سکتے۔

بقیہ ایڈیٹوریل

ایک مبارک تجویز

ناظرین الحق سے [illegible] پوشیدہ نہیں کہ [illegible] عرصہ [illegible] تو [illegible] پرچہ کر دیا گیا ہے

اسکی اشاعت نہایت محدود ہے۔ اور سنت اللہ کے مطابق ہونا بھی یہی چاہیئے۔ کیونکہ الحق کے ساتھی بہت کم اور الباطل کے بکثرت ہوتے ہیں۔ سچائی ہمیشہ بتدریج ترقی کرتی ہے اور جھوٹ جلد تر پھیلتا ہے مگر جلد تر ہی فنا ہو کر رہجاتا ہے۔ اور صداقت اپنے پاؤن پر کھڑی رہتی اور دلوں میں جم جاتی ہے۔ اسی طرح الحق باوجود تیسرے سال مین قدم رکھنے کے اسقدر قلیل ہاتھون تک پہونچا ہے کہ الباطل ایک مہینہ میں اس تعداد سے زیادہ دلون کو سیاہ کرلیتا ہے مگر الحمد للہ کہ مجھے الحق کی اس رفتار سے مایوسی نہین ہوئی اور جسقدر مجھہ مین وسعت اور طاقت اور لیاقت اور ہمت ہے۔ قلمی ولسانی و مالی سب طرح سے مین الحق کی اشاعت مین کوشان ہون اور انشاء اللہ رہونگا۔ آج نماز ظہر پڑھنے کے بعد میرے دل مین ایک تحریک ہوئی ہے۔ کیا عجب کہ یہہ مفید اور بار آور ہو نکلے اور وہ یہہ کہ الحق کو غیر احمدی مسلمانون کے نام بلا قیمت جاری کیا جاوے۔ جسکی صورت میرے خیال مین یہ آئی ہے کہ ایکسو حامی الحق احمدی احباب نصف قیمت صرف عہ الحق کی اشاعت مین عطا فرمادین اور باقی نصف قیمت مین چھوڑ دون۔ اسطرح ایکسو غیر احمدیون کے نام الحق جاری کیا جاسکتا ہے۔ پس خواہان الحق اگر اس تجویز کو عملی صورت مین منظور فرمادین تو ٹھیک کہکر انصار اللہ مین قدم بڑھادین عہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرین۔ اور ساتھہ ہی ایک نام غیر احمدی مسلمان کا جسکو وہ اس کا اہل سمجھین لکھہ بھیجین تاکہ انکے چندہ سے اسکے نام اخبار ایک سال تک جاری کیا جاوے۔ جو صاحب اس مین سبقت کرینگے انکے اسماء گرامی ہفتہ وار اخبار مین شایع ہوتے رہینگے اور جنکے نام اخبار جاری ہوگا۔ ان کا نام بھی درج کردیا جائیگا۔ ایسا ہی احمدی رسالہ بھی کم از کم ایکسو غیر احمدیون کے نام جاری کرنا چاہتا ہون۔ اسکو بھی بجائے عہ سالانہ کے صرف ۱۲ر سالانہ پر جاری کرونگا۔ ۸ر کی مین کمی کرون ۱۲ر احمدی بزرگ احمدی کی اشاعت کے لئے عطا فرمادین اور ساتھہ ہی ایک نام جس کے نام وہ احمدی کو جاری کرانا چاہتے ہون لکھہ بھیجین مگر اخبار اور رسالہ ایک ہی شخص کے نام جاری نہ کرائین بلکہ الحق کے لئے ایک شخص ہو اور احمدی کے لیئے اس سے علاوہ دوسرا شخص غیر احمدی ہو۔ اگر یہہ تجویز پسند ہے اور خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے تو اللہ تعالے سے مین دعا کرتا ہون کہ وہ آپ کے دلون مین اس کی محبت اور اس پر عمل کرنے کی ہمت آپ کو عطا فرماوے (آمین)

مراسلات

چھہ سوالات مطبوعہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ار فروری سنہ ۱۹۱۲ء کے جوابات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشینگوئیون پیرہ نشتاب کار آتشین نظرت نکتہ چین اعتراض توکر بیٹھتے ہین مگر افسوس گروہ مسلمان کہلاکر اسبات کی کچھہ پرواہ نہین کرتے کہ اونکا اعتراض قرآن وحدیث یاکسی نبی اور رسول پر وارد ہوتا ہے یا نہین اگر وہ اعتراض سے پہلے کم سے کم اسقدر سوچ لیا کرین کہ اعتراض ایسا تو نہین جو جیسے قرآن وحدیث یاکسی نبی ورسول پر پڑتا ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر زبان اعتراض کھولنے کی اونہین جرات نہو یا بہت ہی کم جرات ہو۔

۱۲ار فروری سنہ ۱۲ کے اخبار اہلحدیث مین چھہ سوالات لغرض جواب کسی معترض نے شایع کرائین ہین۔ اور مدیر ایڈیٹر اخبار الحق نے اونکو اپنے اخبار مین نقل کرکے بعض احمدی بھائیون سے اونکے جواب لکھدینے کی درخواست کی ہے جن مین میرا نام بھی ہے۔ مین نے ان سوالات کو دیکھا یہہ سوالات بھی اوسی قسم کے ہین جسکا ذکر اوپر ہو چکا۔ جدید معترض نے بھی اعتراض پیش کرنے کے وقت منہاج نبوت کو ملحوظ نہین رکھا۔ علاوہ برین تعجب یہ ان تمام سوالات کے جوابات رسالہ تشحیذ الاذہان و اخبار بدر وغیرہ مین شایع ہو چکے ہین مگر معترض صاحب نے اُن جوابات کی طرف بھی مطلق توجہ نہین کی اور نئے سر سے وہی اعتراضات پھر پیش کردیے اس سے عیان ہے کہ معترض کو تحقیق منظور نہین بلکہ عیسائیون اور آریون کی طرح صرف وسوسہ اندازی مقصود ہے۔

سوالات مذکور کے جواب جو ہماری طرف سے اب دیے جائینگے اون کی طرف معترض صاحب توجہ فرماکر کچھہ حق پسندی اور اخلاقی جرات سے کام لین یہہ تو ایک امید موہوم ہے مگر چونکہ اخویم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق کے ارشاد کی تعمیل تھوڑی بہت بہرحال ضروری ہے اس لئے مختصر جوابات لکھدینا مناسب سمجھا گیا۔

سوالات کے جوابات لکھنے سے پہلے چند امور تمہیداً عرض کرنا ضروری معلوم ہوئے اس لئے وہ ذیل مین درج کیے جاتے ہین۔

(۱) قرآن مجید کی آیات دو طرح کی ہین ایک تو محکمات جنکو اصل کتاب قرار دیا گیا ہے۔ دوسری متشابہات جو کئی پہلو رکھتی ہین۔ متشابہات کے نسبت حکم ہے کہ انکی تاویل ایسی کیجائے جو محکمات کے خلاف نہو چنانچہ آیہ کریمہ هو الذی انزل علیك الكتاب منه آیات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ماتشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله (پارہ ۳ سورہ آل عمران) اس پر شاہد ناطق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ بروز محمدی ہین آپ کے الہامات بھی دو طرح کے ہین یعنی محکمات اور متشابہات۔ اس لئے حضرت اقدس ؑ کے الہامات از قسم متشابہات کی تاویل بھی قرآنی طرز پر ایسی ہونی چاہیے جو محکمات کے خلاف نہو۔

سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت آیات محکمات مثل ولو تقول علینا بعض الاقاویل وغیرہ سے قطعی طور پر ثابت ہے اسیطرح حضرت مسیح موعود کی رسالت و نبوت ظلی حضرت اقدس ؑ کے الہامات ہم معنے اور آیہ کریمہ ولو تقول الخ سے قطعی طور پر ثابت ہے پس آپکے الہامات از قسم متشابہات کی تاویل ایسی کرنی چاہیے جو قطعیات و محکمات کے نتایج کے خلاف نہو۔

(۲) پیشینگوئیون مین جو سربستہ راز اور استعارات ہوا کرتے ہین اون کے لحاظ سے قبل از وقوع پیشینگوئی کی حقیقت کماحقہ سمجھہ لینا نہایت نازک اور سخت مشکل کام ہے۔ پھر ایسی پیشینگوئیون سے خلق اللہ کا امتحان بھی منظور الہی ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات خود ملہم پیشینگوئی کا مطلب سمجھتے ہین خطا سے اجتہادی کر بیٹھتا ہے چنانچہ حدیث ذہب وہلی وغیرہ اس امر کی تفہیم کے لئے کافی ہین مگر ایسی خطائے اجتہادی سے ملہم کے منصب رسالت و ملہمیت مین کوئی فرق نہین آسکتا پس اگر حضرت مسیح موعود نے کسی الہامی پیشینگوئی کے سمجھنے مین خطائے اجتہادی کی تو اس سے اونکے منصب رسالہ و ملہمیت مین کیا فرق آسکتا ہے؟

(۳) خداوند کریم قرآن مجید مین فرماتا ہے کہ مین تمہین اپنی نشانیان دکھاونگا پھر تم انکو پہچان لوگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشینگوئی جب پوری ہو جاے اس وقت اصل حقیقت پیشینگوئی کی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت اقدس ؑ کی پیشینگوئیون مین بھی قرآن کریم کے اس اصل کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ قرآنی الفاظ یہہ ہین۔ سارِیکم آیاتی فتعرفونها۔

(۴) قرآن کریم فرماتا ہے ما ننسخ من آیة او ننسها نات بخیر منها او مثلها الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مراسلات

چھہ سوالات مطبوعۂ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ر فروری ۱۹۱۲ء کے جوابات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشینگوئیون پیہ شتاب کار آتشین طبیعت نکتہ چین اعتراض تو کر بیٹھتے ہین مگر افسوس کہ وہ مسلمان کہلا کر اسبات کی کچھہ پرواہ نہین کرتے کہ اونکا اعتراض قرآن و حدیث یا کسی نبی اور رسول پر وارد ہوتا ہے یا نہین اگر وہ اعتراض سے پہلے کم سے کم اسقدر سوچ لیا کرین کہ اعتراض ایسا تو نہین جو جیسے قرآن و حدیث یا کسی نبی ورسول پر پڑتا ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر زبان اعتراض کھولنے کی اونہین جرات نہو یا بہت ہی کم جرات ہو۔

۱۲ر فروری ۱۲ء کے اخبار اہلحدیث مین چھہ سوالات لغرض جواب کسی معترض نے شایع کرائین ہین۔ اور معزز ایڈیٹر اخبار الحق نے اونکو اپنے اخبار مین نقل کر کے بعض احمدی بہائیون سے اونکے جواب لکھدینے کی درخواست کی ہے جن مین میرا نام بھی ہے۔ مین نے ان سوالات کو دیکھا یہہ سوالات بھی اوسی قسم کے ہین جسکا ذکر اوپر ہو چکا۔ جدید معترض نے بھی اعتراض پیش کرنے کے وقت منہاج نبوت کو ملحوظ نہین رکھا۔ علاوہ برین تعجب یہ کہ ان تمام سوالات کے جوابات رسالہ تشحیذ الاذہان و اخبار بدر وغیرہ مین شایع ہو چکے ہین مگر معترض صاحب نے اُن جوابات کی طرف بھی مطلق توجہ نہین کی اور نئے سر سے وہی اعتراضات پھر پیش کر دیے اس سے عیان ہے کہ معترض کو تحقیق منظور نہین بلکہ عیسائیون اور آریون کی طرح صرف وسوسہ اندازی مقصود ہے۔

سوالات مذکورہ کے جواب جو ہماری طرف سے اب دیئے جائینگے اون کی طرف معترض صاحب توجہ فرما کر کچھہ حق پسندی اور اخلاقی جرات سے کام لین یہہ تو ایک امید موہوم ہے مگر چونکہ اخویم میر قاسم علیصاحب ایڈیٹر الحق کے ارشاد کی تعمیل تھوڑی بہت بہر حال ضروری ہے اس لئے مختصر جوابات لکھدینا مناسب سمجھا گیا۔

سوالات کے جوابات لکھنے سے پہلے چند امور تمہیداً عرض کرنا ضروری معلوم ہوئے اس لیے وہ ذیل مین درج کیے جاتے ہین۔

(۱) قرآن مجید کی آیات دو طرح کی ہین ایک تو محکمات جنکو اصل کتاب قرار دیا گیا ہے۔ دوسری متشابہات جو کئی پہلو رکھتی ہین۔ متشابہات کے نسبت حکم ہے کہ انکی تاویل ایسی کیجائے جو محکمات کے خلاف نہو چنانچہ آیہ کریمہ هو الذی انزل علیك الكتاب منه آیات محکمات هن ام الکتب واخر متشبهت فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاویله (پارہ ۳ سورہ آل عمران) اس پر شاہد ناطق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ بروز محمدی ہین آپ کے الہامات بھی دو طرح کے ہین یعنی محکمات اور متشابہات۔ اس لیے حضرت اقدس ع کے الہامات از قسم متشابہات کی تاویل بھی قرآنی طرز پر ایسی ہونی چاہیئے جو محکمات کے خلاف نہو۔

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت آیات محکمات مثل ولو تقول علینا بعض الاقاویل وغیرہ سے قطعی طور پر ثابت ہے اسیطرح حضرت مسیح موعود کی رسالت و نبوت ظلی حضرت اقدس ع کے الہامات ہم معنے اور آیہ کریمہ ولو تقول الخ سے قطعی طور پر ثابت ہے پس آپکے الہامات از قسم متشابہات کی تاویل ایسی کرنی چاہیئے جو قطعیات و محکمات کے نتائج کے خلاف نہو۔

(۲) پیشینگوئیون مین جو سربستہ راز اور استعارات ہوا کرتے ہین اون کے لحاظ سے قبل از وقوع پیشینگوئی کی حقیقت ٹھیک ٹھیک سمجھہ لینا نہایت نازک اور سخت مشکل کام ہے۔ پھر ایسی پیشینگوئیون۔ نے خلق اللہ کا امتحان ہی منظور الہی ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات خود ملہم پیشینگوئی کا مطلب سمجھتے ہین خطائے اجتہادی کر بیٹھتا ہے چنانچہ حدیث فذهب وهلی وغیرہ اس امر کی تصدیق کے لیے کافی ہین مگر ایسی خطائے اجتہادی سے ملہم کے منصب رسالت و ملہمیت مین کوئی فرق نہین آسکتا پس اگر حضرت مسیح موعود نے کسی الہامی پیشینگوئی کے سمجھنے مین خطائے اجتہادی کی تو اس سے اونکے منصب رسالہ و ملہمیت مین کیا فرق آسکتا ہے؟

(۳) خداوند کریم قرآن مجید مین فرماتا ہے کہ مین تمہین اپنی نشانیان دکہاونگا پھر تم اُنکو پہچان لوگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشینگوئی جب پوری ہو جاتی ہے اس وقت اصل حقیقت پیشینگوئی کی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت اقدس کی پیشینگوئیون مین بھی قرآن کریم کے اس اصل کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ قرآنی الفاظ یہہ ہین۔ سأريكم آياتي فتعرفونها۔

(۴) قرآن کریم فرماتا ہے ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها الم تعلم ان الله علی کل شیء قدیر۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پہلے سوال کا جواب - سوال اول کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے پیشینگوئی کی تھی کہ میاں منظور محمد کے گھر یعنی محمدی بیگم کے ایک لڑکا پیدا ہوگا اوسکے بعد ایک عظیم الشان زلزلہ آئیگا - مگر چونکہ ایسا لڑکا پیدا ہوا نہ ایسا زلزلہ آیا اسلئے یہ پیشینگوئی پوری نہیں ہوئی -

جواب (۱) ممکن ہے کہ یہ نشان حضرت اقدس مسیح موعود کے الہام ماننسخ من اٰیۃ الخ کے مطابق بالکل منسوخ ہوگیا ہو -

(۲) ممکن ہے کہ نشان مذکور جزءً منسوخ ہوگیا یعنی اوسکا زمانہ ظہور حضرت اقدس کے الہام واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک کے مطابق منجانب اللہ بڑھا دیا گیا ہو -

(۳) مقدس لوگوں کے نام والدین کے رکھے ہوئے ناموں کے علاوہ آسمانی بھی ہوا کرتے ہین جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام جو آپ کے والدین نے رکھا وہ محمد تھا - اور آسمانی نام آپ کا احمد تھا جس نام کے ساتھ آپ کے ظہور کی بشارت حضرت عیسے علیہ السلام نے دی ملاحظہ ہو آیۃ کریمہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد - اس لئے ممکن ہے کہ حضرت اقدس کے الہام مین منظور محمد اور محمدی بیگم کے نام آسمانی ہون -

(۴) ممکن ہے کہ منظور محمد اور محمدی بیگم متذکرہ الہام حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام سے اون کے مثیل مراد ہون جیسا کہ قرآن کریم و دیگر کتب سماویہ کا طرز ہے - پس جب تک یہ سب ممکن احتمالات دلیل قطعی کے ساتھ رفع نہ کردئے جائین معترض ہرگز مجاز نہیں ہو سکتا کہ اس پیشینگوئی کو غلط اور کذب قرار دے -

(۲) **دوسری سوال** کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا "اذیلک ذلزلۃ الساعنہ" مگر یہ زلزلہ آپ کی زندگی مین واقع نہیں ہوا -

جواب (۱) لفظ رویت معہ اپنے مشتقات کے ظاہری طور سے دیکھنے کے لئے ہی مستعمل ہے اور خواب اور کشف کے لئے بھی پس ضرور نہیں کہ یہ پیشینگوئی ظاہری الفاظ مین ہی پوری ہو - عام طور پر بھی یہ ضروری نہین کہ پیشینگوئی ظاہری الفاظ مین ہی پوری ہو - جیسا کہ ہم اس کے نسبت پہلے لکھ چکے ہین - علاوہ برین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو متعدد زلزلون کے متعلق متعدد الہامات ہوئے ہین اس قسم کے سب الہامات سے ایک ہی زلزلہ مراد لینا صحیح نہین - ایک مرتبہ زلزلۃ الساعتہ آپ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا - اور اس ہیبت ناک منظر کو دیکھکر آپ کی زبان مبارک پر یہ الہامی الفاظ بطور دعا جاری ہوئے رب اخر وقت ھذا پھر اس الہامی دعا کی قبولیت کی بشارت اللہ تعالے نے ان الفاظ مین دی اخرہ اللہ الی وقت مسمی - ان الہامات مندرجہ حقیقۃ الوحی سے ظاہر ہے - کہ آپ کو زلزلۃ الساعتہ دکھلایا گیا پھر خدا نے اوسکا وقت ٹال دیا اور اوسکے مدت ظہور کی تعیین نہین فرمائی پس معترض کا کہنا کہ یہ پیشینگوئی پوری نہین ہوئی محض جہالت ہے -

(۲) تعطیر الانام وغیرہ علم تعبیر الرویا کی کتابون مین لکھا ہے کہ خواب مین زلزلہ کا دیکھنا اکثر طور پر رائی کی موت پر دلالت کرتا ہے اور رویا مین کئی مرتبہ آپ کو زلزلون کے ہیبت ناک نظارے دکھلائے گئے - پس کچھ تعجب نہین کہ اذیلک ذلزلۃ الساعتہ سے مراد موت کی گھڑی اور زلزلہ سے مراد ہلچل ہو - اس معنی سے یہ الہامی پیشینگوئی حضرت اقدس ع کی مرض الموت اور وفات کے وقت ظاہری لفظون مین بھی پوری ہوگئی -

(۳) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۳ کے حاشیہ پر لکھتے ہین کہ "پیشینگوئیون مین کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ خدا تعالے امر عن الظاہر کرکے استعارہ کے رنگ مین اپنے وعدہ کو پورا کر دیتا ہے -

(۴) الہام "اذیلک ذلزلۃ الساعتہ" مین اگرچہ حضرت اقدس ع مخاطب ہین لیکن قرآن کریم اور دیگر کتب آسمانی کے طرز کلام کی بنا پر ہم کہتے ہین کہ یہ ہرگز ضروری نہین اس پیشینگوئی کا ظہور حضرت صاحب کی زندگی مین ہی ہو -

(۵) حضرت اقدس کے الہامات کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہین کہ الہام زیر بحث بھی منسوخ یا ملتوی ہوگیا ہو تو کچھ تعجب نہین -

(۶) الہام اذیلک ذلزلۃ الساعتہ سے مراد وہ زلزلہ لینا جس کے پہلے منظور محمد اور محمدی بیگم کے لڑکا پیدا ہونیکی پیشینگوئی تھی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین -

پس بوجوہ مذکورہ بالا معترض صاحب کا یہ دوسرا سوال یا اعتراض بھی محض لغو اور فضول ہے -

تیسرے سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ الہام انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء کا مصداق کون لڑکا ہے -

جواب پیشینگوئیون مین جو سنت اللہ پائی جاتی ہے اوس کے لحاظ سے یہ بات ہرگز لازمی اور ضروری نہین کہ ملہم من اللہ کو پیشینگوئی کے

تمام جزئیات قبل از وقوع معلوم ہوجائین - اور جب خود ملہم کے لئے ضروری نہین تو غیر کے لئے کیونکر ضروری ہوسکتی ہے - خداوند تعالے نے قران مجید مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا ہے قل ما ادری اقریب ام بعید - یعنی اے محمدؐ کافرون سے کہدے کہ مین نہین جانتا کہ عذاب قریب ہے یا دور - پس یہہ سوال محض جاہلانہ جوش کا نتیجہ ہے دگر ہیچ

(۴) چوتھا سوال یہہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے قدرت ثانیہ کے ظہور کی پیشگوئی کی ہے اوس سے کیا مراد ہے -

جواب اس سوال کا جواب تیسرے سوال کے جواب سے ظاہر ہے مزید اطمینان کے لئے صحاح کی اون حدیثون پر غور کرو جنمین لکہا ہے کہ ابن صیاد کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بہی خیال رہا کہ دجال معہود ہے حالانکہ ابن صیاد بالآخر مسلمان ہوکر مدینہ منورہ مین فوت ہوگیا - قدرت ثانیہ کی ایک تجلی سے تو معترض بہی انکار نہین کرسکتا کہ مخالفین سلسلہ جو دل مین یہہ امید باندہے ہوئے تہے کہ مرزا صاحب کی وفات کے ساتہہ اونکا سلسلہ نیست و نابود ہوجائیگا یہ امیدین انکی خاک مین ملگئین -

(۵) پانچوان سوال یہہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے پیشنگوئی کی تہی کہ ڈاکٹر عبد الحکیم میرے سامنے مرجائیگا مگر وہ زندہ ہے اور مرزا صاحب مرگئے -

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہہ پیشنگوئی ہرگز نہین کی تہی کہ ڈاکٹر عبد الحکیم میرے سامنے مرجائیگا بلکہ آپ کی پیشنگوئی یہہ تہی کہ مین عبد الحکیم کے شر سے محفوظ رہونگا - اور خداوند کریم صادق اور کاذب مین فرق کرکے دکہلادیگا - چنانچہ یہہ پیشنگوئی صاف صریح طور پر پوری ہوگئی - حضرت مسیح موعود بحمد اللہ ڈاکٹر عبد الحکیم کے شر سے محفوظ رہے آپکا مشن بدستور قائم اور آپ کا سلسلہ روز افزون ترقی پر ہے اس کے برعکس عبد الحکیم زندہ درگور سمجہو تو یہہ بہی ایک عذاب ہے ورنہ انجام کار مرتد ڈاکٹر جسطرح عذاب اسمانی مین مبتلا ہوگا - اسے دنیا خود دیکہہ لیگی بہرحال حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا فوت ہونا اور عبد الحکیم کا زندہ رہنا ضروری تہا - تاکہ اس کی مماثلت مسیلمہ کذاب کے ساتہہ علانیہ ثابت ہوجائے - اس اعتراض کا جواب مین اپنے رسالہ الحق الصریح فی تصدیق المسیح مطبوعہ اخبار بدر ۱۹۰۸ء مین مفصل لکہہ چکا ہون اس لئے یہہ مختصر جواب کافی ہے -

(۶) چھٹا سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی عمر کی بابت اسی برس یا کچہہ کم وبیش ہونیکی پیشنگوئی کی تہی - مگر وہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب یعنی کتاب البریہ مین لکہا ہے کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء مین ہوئی اس حساب سے ان کی عمر ۶۹ برس کی ہوتی ہے لہذا مرزا صاحب کی پیشنگوئی غلط نکلی -

جواب - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنی عمر کے متعلق ہمیشہ تخمینی مدت لکہتے رہے - مواہب الرحمن مین جو اظہار لکہا ہے اسمین بہی تخمینی عمر لکہائی - کتاب البریہ مین بہی پیدائش کا زمانہ تخمینہ سے ہی لکہا ہے ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء لکہنا خود تخمینہ پر دلالت کرتا ہے - حضرت اقدس ضمیمہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۱۹۳ مین تحریر فراتے ہین "عمر کا اصل اندازہ تو خدا تعالے کو معلوم ہے مگر جہانتک مجھے معلوم ہے اب اسوقت تک جو ۱۳۲۳ہجری ہے میری عمر ستر برس کے قریب ہے" واللہ اعلم اور بمقابلہ ڈوئی ۱۹۰۳ء کے ریویو نمبر ۹ مین آپ اپنی عمر زائد از ۶۶ سال کی لکہتے ہین اور چونکہ مخاطب شمسی حساب کرنیوالا ہے - اسلئے یہ حساب شمسی رہیگا - اگر اس پر بہی معترض کی تسلی نہو تو وہ مرقع نمبر ۹ صفحہ ۱۲ کی یہہ عبارت پڑہکر انصاف سے کام لے - "مرزا صاحب رسالہ اعجاز احمدی مین عبد اللہ اتہم عیسائی کی بابت لکہتے ہین کہ اگر پیشنگوئی سچی نہین نکلی تو مجھے دکہاؤ کہ اتہم کہان ہے اسکی عمر تو میری عمر کے برابر تہی یعنی قریب چونسٹھ سال کے صفحہ ۳ اس عبارت سے صاف پایا جاتا ہے - کہ عبد اللہ اتہم کی موت کے وقت مرزا صاحب کی عمر چونسٹھ سال کی تہی - آئیے اب ہم یہہ تحقیق کرین کہ اتہم کب مرا تھا - شکر ہے کہ اسکی عمر کی تاریخ بہی مرزا صاحب ہی کی تحریرون مین پائی جاتی ہے - مرزا صاحب رسالہ انجام اتہم صفحہ ۱ پر لکہتے ہین (چونکہ مسٹر عبد اللہ اتہم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہوگئے ہین) اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ ۱۸۹۶ء مین مرزا صاحب کی عمر چونسٹھ سال کے قریب تہی بہت خوب - آئیے اب یہہ معلوم کرین کہ آج ۱۹۰۸ء مین ۱۸۹۶ء کو گذرے ہوئے کے سال ہوئے ہمارے حساب مین اگر کوئی مرزائی غلطی نہ نکالے تو گیارہ سال ہوتے ہین - بہت اچھا چونسٹھ کے ساتہہ گیارہ کو ملانے سے پچہتر سال ہوتے ہین تو ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی عمر آج کل ۷۵ سال کی ہے " انتہے بلفظہ -

امید ہے کہ اب معترض صاحب کی سمجہہ مین آجائیگا کہ حضرت مرزا صاحب کی یہہ پیشنگوئی بہی سچی نکلی اور مخالفین کی نکتہ چینی فضول ہے - اگر معترض صاحب ان جوابات کے متعلق منہاج نبوت کو مد نظر رکہکر آیندہ

کچھہ لکھینگے تو انشاء اللہ العزیز ہم بھی ایک مکمل اور مبسوط جواب لکھینگے بالفعل انہین مختصر جوابات پر مضمون کو ختم کرتے ہین۔

راقم سید صادق حسین مختار اٹاوہ

ایڈیٹر۔ اخی المعظم مولوی سید صادق حسین صاحب اٹاوی نے اہلحدیث کے سوالات کے جوابات نہایت مختصر مگر جامع تحریر فرما کر سب سے پہلے خادم الحق کی درخواست کو منظور فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء لیکن اور کسی دوست نے ان سوالات کی طرف توجہ نہین فرمائی۔ اسلئے دوبارہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ ہر اہل قلم احمدی اپنی اپنی طرز پر جوابات ارقام فرما کر جلد تر عاجز راقم کے پاس ارسال فرما دین۔ یہہ خیال نہ کرین کہ بس جواب ہوگیا۔ نہین میرا منشاء ہے کہ بہت سے جوابات جمع ہوجاوین تو پھر ایک رسالہ کیصورت مین انشاء اللہ ان سب کا انتخاب مکمل شایع کیا جاوے۔ امید ہے کہ ناظرین الحق عموماً اور وہ احباب خصوصاً جو سلسلہ پر کسی اعتراض کو بغیر مکمل مفصل و صحیح جواب کے باقی رہنے دینا پسند نہین کرتے جلد اسطرف توجہ مبذول فرما دینگے۔ ان جوابات کی تکمیل کے بعد پھر اور اعتراضات بھی بذریعہ الحق بغرض جواب شایع ہونگے اور یہ سلسلہ کچھہ عرصہ تک جاری رہیگا۔ تاکہ معترضین سلسلہ کے تمام اعتراضات کے جوابات دیدیے جائین۔

مدح مسیح موعود علیہ السلام

دوش در گوش کسے گفت چہ خوابی ہوشیار
عقل این نیست کہ اوقات گذاری بیکار

نقشہ باغ معانی ز قلم کش اکنون
لالہ و یاسمن و نسترن بنہ در اقطار

زیب تسطیر بکن وصف جناب عیسےٰ ؑ
تاکہ از درد شفایاب شود ہر بیمار

شاہ درویش قدم بوس غلام احمد ؑ
تنکسیان از زر انعام او بس شکر گذار

ہر کہ از دولت افضال تو روئے تابد
بے گمان خانہ خود طرح کند در پر نار

نور اسلام ز خورشید لقایت تابید
وقت این است کہ کافر بگشاید زنار

از ہوائے گل رخسار تو در صحن چمن
غنچہ زیر لبعد جوش عروسان بہار

پائے شل باد کہ سوئے تو نخیزد گاہے
کور آن چشم شود ہر کہ نہ بیند دیدار

زلف مشکین بگشا بہر کبیر محزون
اے نہان داری درو نافہ آہوئے تتار

(کبیر الدین احمد لکھنوی)

خبرین

دہلی اور اس کے گرد و نواح مین بارش ہو رہی ہے۔ جو نتیجہ خیز اور مفید ہے۔

مسلم اور ہندو یونیورسٹی کا آخری فیصلہ گورنمنٹ شایع ہوا ہے۔ کہ علیگڈہ کی مسلم یونیورسٹی اور بنارس کی ہندو یونیورسٹی کا دائرہ محض بنارس اور علیگڈہ تک محدود ہوگا۔ یعنے بنارس اور علیگڈہ سے علاوہ بیرونی کالج ایک بھی ان یونیورسٹیون سے ملحق نہ ہو سکینگے۔ اور فی الحال یہہ صرف ایک ایک کالج کی یونیورسٹیان ہونگی۔

نائب وزیر ہند کے متعلق ٹائمز لکھتا ہے کہ لارڈ ہارڈنگ نے

مسٹر مانٹیگو نائب وزیر ہند کو لجسلیٹو کونسل کے اس پہلے اجلاس مین جو دہلی دار الخلافہ جدید مین منعقد ہوگا۔ شامل ہونیکی دعوت دی ہے جو شرف قبولیت حاصل کر چکی ہے اور نائب وزیر ہند انڈیا کونسل مین شریک ہونگے۔

بٹالہ ضلع گورداسپور مین جھٹکہ کے جھگڑے مین بوجہ زیادتی ہندون کے حکام بالا نے معلوم کر تا کشن تحصیلدار کو بذریعہ تار تبدیل کر کے اونکی بجائے مسلمان تحصیلدار بھیجدیا۔

ایف۔ اے۔ کے امتحان مین امسال ۹۶۴ طلبا شریک ہوئے ۴۹۷ پاس باقی فیل پاس شدگان مین ۲۶۳ ہندو ۲۲۲ مسلمان ۱۲ عیسائی ہین سب سے زیادہ لڑکے دیانند کالج کے اور سب سے کم اسلامیہ کالج لاہور کے پاس ہوئے۔

بی۔ اے۔ مین امسال ۱۸۶ طالب علم کامیاب ہوئے جن مین ۱۴۵ ہندو ۳۸ مسلمان ۳ عیسائی ہین۔

پنجاب کے جیل خانون کی رپوٹ جو بابت ۱۹۱۱ء گورنمنٹ نے شایع کی ہے۔ اوس سے معلوم ہوا کہ شروع ۱۱ء مین کل قیدی ۱۰۹۷۵ جیل خانون مین تھے ۱۱ء مین ۲۰۷۶۲ نئے قیدی ہوئے۔ جن مین زیادہ تعداد ضلع لاہور کے قیدیون کی تھی۔ ان کل مین سے اکیسو کالے پانی گئے ۲۲ پاگل خانہ گئے ۴ مفرور ۱۶ پھانسی دئے گئے ۳۱۹ مر گئے ۱۷۶۱۲ رہا ہوئے ۵۲۰۴ اپیل پر بری ہوئے ۷ ڈاکٹری معائنہ پر چھوڑے گئے ۳۲ گورنمنٹ کے خاص حکم سے ۴ سال قید بھگت کر آزاد ہوئے ۱۰۱۷ دربار پر نکالے گئے۔ اوسط قریباً ۶۴ فیصدی مسلمان ۳۷ عیسائی اور ۳۶ ۱/۲ فیصدی ہندو و دیگر اقوام تھے۔ ان قیدیون مین عمر کے لحاظ سے ۸۸ مرد اور ۴ عورتین ۱۶ سال سے کم۔ ۱۳۷۵۱ مرد اور ۳۳۳ عورتین ۱۶ اور چالیس کے درمیان۔ ۲۱۳۷۷ مرد اور ۷۴ عورتین ۴۰ اور ۶۰ کے درمیان ۲۴۲ مرد اور ایک عورت ۶۰ سال سے اوپر عمر کے قید ہوئے۔

عورت قیدیون کی تعداد کل ۳۸۹ تہی جن مین ۲۵۰ شادی شدہ ۱۱ کنواری ۱۱۳ بیوہ اور ۱۵ کنجر یان تہین

کراچی مین علما رحال کی مہربانی سے مسلمان دو گروہون مین خوب لڑائی ہوئی چھ سرگروہون سے مچلکہ اور ضمانت کے لیئے وارنٹ جاری ہوئے ۲ مسلمانون پر بلوہ کا مقدمہ چلایا گیا۔

امرتسری وہابی اور ہم عقیدون کے مقدمات ۴۔۵ جولائی کو پیش ہو کر ایڈیٹر اہل فقہ سے مچلکہ لیکر ۱۹ جولائی شہادت کے لئے مقرر

ہوئی۔ مقدمہ منجانب مغروب جو پولیس نے چالان کیا تہا اوسکی پیروی سے پولیس نے بوجہ نہ ہونے ضرب شدید کے دست برداری کر لی عدالت نے مستغیث کے استغاثہ پر بیان لیکر بجائے ۳۲۵ کے ۳۲۳ دفعہ قائم کر کے ۱۸ جولائی مقرر کی۔ مقدمہ عبد العزیز بنام ثناء اللہ وغیرہ و ثناء اللہ بنام عبد العزیز وغیرہ پیش ہو کر ہر دو مقدمات مین بالمقابل دونون فریق سے پچاس پچاس روپیہ کے مچلکے لیکر ۱۷ جولائی مقرر ہوئی تہی اس کے بعد حالات ابھی معلوم نہین ہوئے۔

لدھیانہ کا ایک منافق الہ دین نامی بذریعہ اشتہار اپنے نفاق کا اعلان کر چکا تو منصوری مین ۲۷ آدمیون نے بصدق و نیت خالص شرف بیعت خلیفۃ المسیح حاصل کر کے احمدیت کی تعداد کو بڑہایا ایک منافق کٹا تو ۲۷ مخلص داخل ہوئے۔

قبول اسلام۔ ۱۲ جولائی کو انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کے غیر معمولی جلسہ مین دو ہندو عورت مسماۃ کشن بائی و جمنا بائی نے برضا و رغبت دین اسلام قبول کیا اور ان کے اسلامی نام بالترتیب زینب بائی اور خدیجہ بائی رکھے گئے۔

اسی تاریخ کو ہری داس ولد موہن ذات برہمن عمر تخمیناً ۲۵ سال ساکن ظفروال ضلع سیالکوٹ جناب حاجی سید محمد شاہ صاحب ناظم انجمن اسلامیہ قصور کے دست مبارک پر بطیب خاطر مشرف باسلام ہوا اسلامی نام شیخ رحیم بخش رکھا گیا۔

انجمن۔ ہمدرد قوم قصور کی معرفت پنڈت بشمبر ناتھ صاحب برجی ولد پنڈت دیوی پرشاد صاحب ذات برہمن ساکن جہلپور عمر عمر تخمیناً ۲۸ سال جو اچھے تعلیم یافتہ اور ہندو مذہب سے باخبر اور پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنر ہین اور رام سنگھ صاحب چوہان ٹھاکر دہلوی عمر تخمیناً ۲۵ سال جو مذہب عیسوی کے پیرو ہو گئے تھے۔ مشرف باسلام ہوئے۔ اسلامی نام شیخ عبد الرحمن اور عبد اللہ رکہا گیا۔ اللھم زد فزد

استفسار ضروری سنا جاتا ہے کہ مولوی اللہ دین لودیانوی کے بہت سے مباحثات عیسائیون کے ساتھ مختلف جگہ پر ہوئے اور انہون نے کئی کتابین رد نصاریٰ مین لکھین کیا کوئی صاحب جواب دے سکتا ہے کہ آیا کسی کتاب یا مباحثہ مین انہون نے کسر صلیب کا ہتیار یعنی وفات مسیح بھی رد نصاریٰ مین استعمال کیا جو کہ احمدیت کی خاص خصوصیت ہے۔ اگر کیا ہے تو کس کتاب مین۔ اگر نہین کیا تو کیون؟ کوئی صاحب لودیانہ سے یا خود مولوی صاحب بذریعہ الحق جواب عنایت فرمادین۔

خاکسار م۔ م۔ ا

مختصر فہرست کتب مذہب آریہ موجودہ الحق ایجنسی دہلی

اسلام ترک اسلام دہرمپال کا جواب قیمت صرف ۶/ر

وید انجیل اور قرآن کا خدا مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ا/ر

رسالہ گوشت خوری آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا رد گوشت خوری طبعی۔ عقلی و نقلی و علمی ثبوت۔ قیمت ۲/ر

پیغام صلح آریون سے شرائط صلح۔ قیمت ا/ر

کفارہ لاجواب رسالہ رد کفارہ ہے و نصاریٰ میں قیمت ا/

ہومنگلا رد تناسخ میں عمدہ رسالہ ہے قیمت ۲/ر

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ا/ر

تیغ صبا بر ریّہ بر عقاید آریہ آریون کے عقاید کی تردید۔ قیمت ۱۲/ر

دیانند کی لاف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیمیافتہ مسلمان مولوی واعظ پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۶/ر

تحفۂ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے۔ جو جگد مبا پرشاد آریہ نومسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید میں انعامی ۵ ہزار روپیہ شایع کی تہی۔ جسکا آجتک جواب نہیں دو جلدون مین قیمت ہر دو حصہ مجلد ہے غیر مجلد ع/

حدوث دنیا۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مادہ قدیم نہین بلکہ حادث ہے۔ ساتہہ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گیئے ہین۔ قیمت ۳/ر

تنبیہ زبان دراز بجواب افشاے راز علام حیدر مرتد کے مصنیہ نعرۂ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب قیمت ا/ر فی روپیہ ۱۶ نسخے

ایک مسلمان کا پیغام اس مین مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گرو نانک صاحب کا اسلام اور سکہہ قوم کے نام زبردست پیغام قیمت ا/ر فی روپیہ ۱۶ نسخے

پیدایش عالم اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے ہین۔ اور آفتاب سے بہی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلۂ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے۔ قیمت صرف ۳/ر

دہرم کی کسوٹی یعنی سوامی دہرمانند کے ان مختلف سوالات کے جواب جو مسلمانون سے راولپنڈی مین گئے تہے قیمت صرف ۳/ر

کتب انگریزی در ردّ آریہ

تحفۃ الہنود انگریزی یہ وہ مشہور کتاب ہے جو مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم نومسلم نے سب سے پہلے ہنود مذہب کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لیئے تصنیف کی جس کی لاکہون جلدین ہندوستان مین جگہ جگہ بار بار چہپکر فروخت ہوتے ہین۔ اس نادر کتاب کو اب ایک قابل انگریزی دان مسلمان نے اردو سے انگریزی مین قابل داد ترجمہ فرمایا ہے۔ انگریزی خوان پبلک اس ترجمہ کی قدر کرے۔ چند نسخے ہم نے منگائے ہین۔ قیمت صرف عا/

ستیارتہہ پرکاش کے چودہوین باب کا رد انگریزی مین پنڈت دیانند کی مشہور کتاب ستیارتہہ پرکاش مین جو ایک باب برخلاف مذہب اسلام لکہا ہوا ہے۔ اس کا لاجواب ردّ بزبان انگریزی قابل مصنف نے شایع کیا ہے۔ چند نسخے موجود ہین جلد خرید و! قیمت صرف عہ/

رسالہ گاؤکشی و گوشت خوری بمسئلہ گاؤکشی اور گوشت خوری پر لایق مصنف کی جدید تصنیف انگریزی مین قیمت ۶/ر

دہرمپال کا کچا چہٹا مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت صرف ا/ر

تصدیق کلام ربّانی بجواب اسلام کے بانی کی کہانی۔ مراری لال آریہ اپدیشک کے نامعقول پر ازجہالت و ضلالت ٹریکٹ کا مکمل و مفصل جواب۔ ضخیم کتاب قیمت صرف ۸/ر

ضرورت زمانہ آریون کے یکسدان بڑے بڑے اعتراضون کا معقول و منقول سے جواب جو اہل اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہین ہر ایک مسلمان اس کو خرید کرے۔ قیمت ۸/ر

وید کے ظہور مین فتور مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ا/ر

خطبات احمدیہ مصنفہ سرسید مرحوم بجواب ولیم میور اڈیشن اول قیمت مجلد صرف صہ/

تہذیب الاخلاق سرسید مرحوم اڈیشن اول ۸ جلد کل جلد رعایتی قیمت ؏

الحق مباحثہ اڈیٹر اہلحدیث و اڈیٹر الحق کا جو لدہانہ مین ہوا مع مفصل روئداد۔ قیمت صرف ۳/ر

تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ازالہ اوہام ایڈیشن اول مجلد و مکمل ہر دو جلد از مسیح موعود علیہ السلام قیمت درف پانچ روپیہ

حقیقۃ الوحی از حضرت مسیح موعود [illegible]

آئینہ کمالات اسلام از مسیح موعود علیہ السلام ...

مسیح ہندوستان میں ۔ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجلد ۶/

لجۃ النور از مسیح موعود علیہ السلام قیمت صرف ۴/

لیکچر جلسہ اعظم مذاہب معروف فلسفہ اسلام از مسیح موعود علیہ السلام قیمت صرف ۴/

ہدیہ قاسم ایڈیٹر اخبار الحق کی وہ نظمیں جو بحضور حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وقتاً فوقتاً اور سالانہ جلسوں پر پڑھی گئیں۔ قیمت ا/

شرح محمدی حصہ اول و دوم جسمیں رواجی مسائل متعلق بہا مسلمہ گورنمنٹ یعنی نکاح طلاق۔ شفع۔ وصیت۔ وقف ترکہ وراثت۔ وغیرہ جن کے صرف دریافت کرنے کا بہت سا محنتانہ وکیلوں کو دینا پڑتا ہے نہایت تشریح سے لکھے گئے ہیں۔ صرف چند جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ہر دو ۱۲/

سفرنامہ روم و شام مولانا شبلی نعمانی قیمت فی جلد ۱۲/ مجلد ۱۲/

عمدہ اور تیز سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ امراض چشم یعنی آنکھ دکھنا۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل اور سرخی۔ اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کیلیے مفید ہے قیمت فی تولہ قسم دوم یہ اصلی ممیرہ جسکی قیمت عہ ہے فی الحال دو ماہ کیلیے اس کی رعایتی قیمت صرف عہ فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھس کر یا سرمہ کیطرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ خاصکر گرمی وغیرہ کے موسم میں جسکی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے

ست سلاجیت مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم مدبلت فج بواسیر وجذام تو استقا وزردی رنگ و تنگی نفس و دق تپ کہنہ جیت فساد بلغم قاتل کرم شکم معنت وردگردہ و مثانہ و سلسل بول سیلان منی و بیوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے دانہ نخود کے برابر صبح کیوقت دودھ کیساتھ استعمال کریں قیمت دو تولہ صرف عہ

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم کی لنگیاں مشہدی [illegible] اور ... سوئی [illegible] ... کی اور ریشمی

المشتہر

احمد نور کابلی۔ مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

فصلی بخار اور تلی کی مجرب دوا

یہ دوا ۲۰ سال سے ہمارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہیں اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں اسمیں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اسی لیئے اس کی چار پانچ خوراک کے پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے۔ اشتہا کو بڑھاتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱/۴ محصول ۶/ شیشی خورد ۸/ محصول ۵/ دو شیشی تک ۶/

نوٹ فرمایش کیساتھ اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے

ڈاکٹر ایس کے برمن۔ کلکتہ

نمبرہ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ

عبرت

تمام قصے کہانیوں کی کتابوں اور جھوٹے مخرب اخلاق ناولوں کا پڑھنا بالکل ترک کر دو اور اس مذہبی اسلامی کتاب کو پڑھو جس میں ایک باعصمت تعلیمیافتہ خاتون نے پردہ دار اور دلکش پیرائے میں مذہب اسلام کی سچائی اور عیسویت کی لاجواب تردید عیسائی مشنریوں کے گھروں میں آنے کی برائیاں لڑکیوں کو تعلیم مذہب نہ دینے کے نقائص عجیب و غریب پرلطف داستان میں ناول کے طریق پر بیان کیے ہیں لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸/

منیجر

باہتمام منشی محمد عمر منیجر میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر و پراپرائٹر اخبار الحق الحق پریس دہلی میں چھپ کر دفتر متصل گھنٹہ گھر دہلی دارالسلطنت سے شائع کیا